یہ پرچم ختم نبوت ہے، تمہاری عزت و حرمت ہے، یہی سنگِ میل ہے۔ پھر اسی نعرۂ حق کی صدائے باز گشت ہے۔

لاٹھیاں برستی رہیں، داڑھیاں نچتی رہیں، گولیاں چلتی رہیں، خون بہتا رہے، لاشیں تڑپتی رہیں۔

قافلے والو! شہداء ختمِ نبوت کے وارثو! مجیمین کی قیادت میں، مجیمین کی رفاقت میں، مجیمین کی سیادت میں آگے بڑھو!

لاٹھیاں ٹوٹ جائیں گی، گولیاں ختم ہوجائیں گی، ظالم عبرت کا نشاں ہوں گے۔ یہ ملک ہمارا ہے۔ اللہ کی دھرتی پر اللہ کی حکومت ہوگی...... رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

فیصلہ ہوچکا ہے منزل ہماری ہے، فتح مقدر ہے، دشمن جاں بلب ہے، نعرے گونج رہے ہیں۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختمِ نبوت زندہ باد۔ یہی تو حکم رسول ہے۔

الجهاد ماض الیٰ یوم القیمة جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔!

غدارانِ ختمِ نبوت کا عبرتناک انجام

"جن لوگوں نے ۱۹۵۳ء میں عاشقانِ ختمِ نبوت کو شہید کیا اور اُن کے خون سے ہولی کھیلی ہے، میں اندرخانہ کے راز دار کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے اور وہ کن حادثات و سانحات کا شکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کا اطمینان سلب کرلیا اور ان کی روحوں کو سرطان میں مبتلا کر دیا ہے"

(سردار عبدالرب نشتر مرحوم)

راوی: شورش کاشمیری مرحوم

مرزا قادیانی کے پچاس جھوٹ

(ابو عبیدہ نظام الدین) =/۱۰

قادیانیت شکن

(محمد طاہر رزاق) =/۵۷ روپے

بازار میں دستیاب

بخاری اکیڈمی: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961

محمد عمر فاروق

شمشیر و سناں اوّل

۵ فروری کو کشمیری بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ملک بھر میں جلسے، جلوس اور متنوع تقاریب کا انعقاد ہوا۔ اس سے اگلے روز ایک اخبار میں چھپنے والی ایک تصویر نے دل و دماغ کے صحرا میں مرجھاتے نخلِ امید کو پھر سے ہرا کر دیا۔ یہ تصویر کراچی میں ہونے والے مظاہرے میں شریک دو محجوب خواتین کی تھی۔ جنھوں نے اپنے سروں پر "اللہ اکبر" سے مزین پٹیاں باندھی ہوئی تھیں اور ان میں سے ایک خاتون نے اپنے کندھے پر راکٹ لانچر اٹھا رکھا تھا۔ سچی بات ہے کہ میں ان دخترانِ ملت کے عزم جہاد سے معمور ایمانی جذبات کے اس دلیرانہ اظہار کو دیکھ کر خوشی سے جھوم گیا کہ ایسی بہنوں اور بیٹیوں کے ہوتے ہوئے ہمیں کون شکست دے سکتا ہے۔

یہ ایمان پرور منظر ان مفاد پرست سیاستدانوں کے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ ہے، جو عوام کو امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دینے کے لیے طرح طرح کے وسوسے اور اندیشے پھیلا کر انہیں خوف زدہ کرنے میں معروف ہیں۔ کبھی سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کرنے پر عالمی منظر نامے میں پاکستان کے تنہا رہ جانے کا "ڈراوا" دیا جاتا ہے۔ کبھی جہاد کو دہشت گردی سے جوڑ کر پاکستان کو دہشت گرد قرار دیئے جانے کا خوف مسلط کیا جاتا ہے اور کبھی اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے لیے امریکہ سے تعاون نہ کرنے پر اقتصادی پابندیاں عائد کیے جانے کی دھمکیوں سے ہراساں کیا جاتا ہے۔

یہ حقیقت کسی سے چھپی ڈھکی نہیں ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیاء میں جس اہم جغرافیائی حیثیت کا مالک ہے۔ اس کے پیش نظر امریکہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دے کر اس خطے سے وابستہ مفادات کو کسی قیمت پر کبھی بھی کھونا نہیں چاہے گا۔ ایٹمی دھماکوں، جمہوریت کے خاتمہ اور فوجی حکومت کے قیام کے باوجود امریکہ پاکستان کے خلاف اگر کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھا سکا تو اس کے پس پردہ امریکی مفادات پر مبنی سٹریٹیجی ہی ہے۔ جس نے امریکہ کو ایسے کسی بھی فیصلے سے باز رکھا ہوا ہے۔ جو سیاسی رہنما اور دانشور امریکی ڈالروں کی چکاچوند سے چندھیا اور سٹھیا چکے ہیں وہ امریکہ کی سپر میسی اور ناقابل شکست طاقت ہونے کا ہوّا اس لیے کھڑا کیے ہوئے ہیں تاکہ سوویت یونین کے انہدام کے بعد امریکی استعمار سے وابستہ ان کی دال روٹی کا سلسلہ منقطع ہوئے بغیر چلتا رہے۔ فی الحقیقت پاکستان کو اصل خطرہ اسی داخلی دوست نما دشمن طبقے سے ہے۔ جو بیرونی قوتوں کی منشاء پر قوم کے اعصاب شل کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرز پر یہاں سامراجیوں کی حاکمیت و بالادستی کی راہ ہموار کی جا سکے۔

وطن عزیز میں ایک دوسرا گروہ این جی اوز مافیا کی صورت میں بھی سرگرم عمل ہے۔ جس نے بھاری بھرکم غیر ملکی کرنسی کی شکل میں تنخواہوں اور لامحدود سہولیات و تعیشات کی خاطر تخریبی کاروائیوں اور فکری